

اسامہ بن لادن کی رئیس المفتی شیخ بن باز رحمہ اللہ پر طعنہ زنی

اسامہ بن لادن کی رئیس المفتی شیخ بن باز رحمہ اللہ پر طعنہ زنی

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

بدعتی شخص کی بڑی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ سلف صالحین کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنائے گا اور ان کے شخصیت کو بگاڑ پر پیش کرنے کی کوشش کرے

یعنی اگر کوئی شخص صحیح اور حقیقی منہج پر قائم
ہو تو صرف اپنے آپ کو ہی سمجھتا ہے یا جو اس کے
ساتھ چلنے والے ہوتے ہیں

اسی بارے میں امام ابو حاتم فرماتے ہیں:
”من علامہ أهل البدع الوقیعہ فی أهل الأثر“

[اللائکائی: 1 / 179]

”اہل بدعت کی علامت میں سے ہے کہ وہ اہل اثر
(اسلاف) پر طعنہ زنی کرتے ہیں“

اور اسی نشانی پر پورا اترتے ہوئے اسامہ
بن لادن کا یہ دعویٰ ہے کہ امام صاحب کے
فتاویٰ امت کو گمراہی کے ستر گھاٹیا نیچے
لا جائیں گے

اسامہ بن لادن کے نصیحت کمیٹی لندن کی جانب سے
(بتاریخ 27/07/1415ھ) لانچ کیے جانے والے خطاب
میں الشیخ بن باز کے بارے میں کچھ اس طرح کہا:

”ونحن سنذکرکم فضیلہ الشی ببعضِ ہذہ الفتاوی
والمواقف التي قد لا تلقون لها بالاً ، مع أنها قد
تھوی بها الأمّ سبعین خریفاً فی الضلال“

فضیلہ الشیخ ہم آپ کے سامنے آپ کے بعض ایسے
فتاویٰ اور مواقف بیان کریں گے جن کی شاید آپ کو
اتنی پروا نہ ہو مگر درحقیقت ان کے سبب امت
گمراہی کی ستر گھاٹیوں میں جاگر سکتی ہے

اسی طرح یوں بھی کہا کہ امام صاحب کے فتوے ایسے
خطرناک ہیں کہ جو شرائط پر بھی پورے نہیں اترتے

پھر اپنے ایک دوسرے خطاب (بتاریخ 28/08/1415ھ)
میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو شیخ ابن باز کے
فتاویٰ سے خبردار کرتے ہوئے کہا:

”ولذا فاننا تبہ الأمّ الی خطورہ مثل ہذہ الفتاوی
الباطلہ وغیر مستوفیہ الشروط“

اسی وجہ سے ہم امت کو ان باطل فتاویٰ کے جو شروط پر پورے نہیں اترتے، کی خطرا انگیزی سے خبردار کرتے ہیں۔

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے بارے میں یوں کہا : **”یہ حکومتی علماء ہیں جو ظالموں کی طرفداری کرتے ہیں۔“**

ایک مرتبہ یوں بھی کہا :

”ان علماء المسلمین الیوم لیست فی الضعف العسکری، ولا فی الفقر المادی وانما علتهم خیانات الحاکم وتخاذل، وتخاذل الأئمة وضعف أهل الحق وقرار علماء السطان لهذا الوضع وركونهم الى الذین ظلموا من حکام السؤوسلاطین الفساد“

مسلمانوں کی موجودہ بیماری عسکری قوت کی کمی نہیں، اور نہ ہی مادیت پرستی ہے، بلکہ ان کی اصل بیماری حکمرانوں کی خیانتی، نظاموں کی تباہی و رسوائی اور اہل حق کی کمزوری ہے، اور حکومتی علماء کا اس صورتحال کو تسلیم کرنا اور ان برے حکمرانوں اور فساد بادشاہوں کی طرفداری کرنا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ کہا کہ امام صاحب کے مواقف امت اور اسلام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے عظیم نقصانات کا باعث ہیں۔

ایک جگہ پر کہتا ہے:

”فقد سبق لنا فی هیئہ النصیحہ والا صلاح أن وجهنا لکم رسالہ مفتوحہ فی بیاننا رقم (۱۱) وذكر ناکم فیہا باللہ، وبواجبکم الشرعی تجا المملک والامم، ونهینا کم فیہا علی مجموعہ من الفتاوی والمواقف الصادرہ منکم والتي ألحقت بالامم والعاملین للاسلام من العلماء والدعا أضرارا جسیمہ عظیمہ“

کمیٹی برائے نصیحت و اصلاح کی طرف سے آپ کو ایک کھلا خط مارا بیان رقم (۱۱) کی صورت میں موصول ہوچکا ہے جس میں ہم نے آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی

خاطر اس ملت وامت کی جانب سے جو آپ پر واجب ہوتا ہے ذکر کیا، اور اس میں ہم نے آپ کو ان مجموعہ فتاویٰ اور موافقہ کے جو آپ سے صادر ہوئے ہیں، ان سے روکا ہے جو امت اور اسلام پر عمل پیدا ہونے والے علماء اور داعیان کے لئے بہت عظیم نقصان کا باعث ہیں۔

ایک جگہ پر کہتا ہے کہ **امام صاحب ظالم طاغوتوں کے دوست ہیں**

جیسا کہ یوں کہا :

“فضیلہ الشیخ لقد تقدمت بكم السن ، وقد كانت لكم أیاد بیضاء فی خدمہ الاسلام سابقاً ، فاتقوا اللہ وابتعدوا عن هؤلاء الطواغیت والظلمة الذین أعلنوا الحرب علی اللہ ورسولہ”

فضیلہ الشیخ آپ اتنے عمر رسیدہ ہو چکے ہیں اور آپ کی اس سے پہلے اسلام کے لئے روشن خدمات ہیں، پس آپ اللہ تعالیٰ سے ریں اور ان طاغوتوں اور ظالموں سے دور رہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔

اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ کے فتاویٰ مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

ایک جگہ پر یوں کہا :

“ونحن بین یدی فتوا کم الأ خیر بشأن ما یسمى بهتازاً بالسلام مع الیهود والتی كانت فاجمعة للمسلمین حیث استجبتم للرغبہ السیاسیة للنظام لما قرر اظہار ماکان یضم من قبل ، من الدخول ہذا المہزل الاستسلامی مع الیهود فأصد رتم فتویٰ تبیح السلام مطلقاً ومقیداً مع الیهود”

مارسمنہ آپ کا آخری فتویٰ موجود ہے جس کا عنوان ہے ”یہود کے ساتھ صلح“ جو کہ مسلمانوں کے لئے کسی سانحہ سے کم نہیں، کہ آپ نے اس نظام کے لئے سیاسی رغبت کا اظہار فرمایا جو اس بات کو

ظاہر کرتا ہے جو پہلا مخفی تھی، یعنی آپ نے یہود کے ساتھ مطلق اور مقید صلح کو مباح قرار دینے کا فتویٰ جاری فرمایا۔

اسی طرح الجزیرہ کے ساتھ انٹرویو (بتاریخ ۱۴۲۲/۰۴/۰۸ھ) میں اور کیسٹ بعنوان "استعدوا للجهاد" (جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ) میں کہا اور کیا ہی برا کہا:

"من زعم أن هناك سلام دائم مع اليهود فهو قد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم"

جو یہ گمان کرتا ہے کہ کوئی صلح یہود کے ساتھ باقی ہے تو یقیناً اس نے اس چیز کا کفر کیا جو محمد پر نازل ہوئی۔

اسی طرح بن لادن کا کہنا ہے کہ امام صاحب کے فتاویٰ لوگوں پر معاملہ کو ملتبس اور مشتبہ کرنے کا سبب ہے جسے ایک عام مسلمان بھی تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا۔

ایک جگہ پر یوں کہا :

"ان فتواکم ہذا کانت تلبیساً علی الناس لما فیہا من اجمال مخل وتعمیم مغل ، فہی لا تصلح فتویٰ فی حکم سلام منصف ، فضلا عن هذا السلام المذیف مع اليهود الذی ہو خیائز عظمیٰ للاسلام والمسلمین ، لایقرہا مسلم عادی فضلا عن عالم مثلکم یفترض فیہ من الغیر علی الملہ والامہ"

آپ کا یہ فتویٰ لوگوں پر معاملہ کو ملتبس کرتا ہے کیونکہ اس میں جو خلل زدہ اجمال اور گمراہ کن عمومیت ہے وہ اس فتویٰ کو ایک منصفانہ صلح تک کے لئے ناقابل عمل بناتی ہے چہ جائیکہ یہود کے ساتھ اس مضحکہ خیز صلح کے لئے قابل عمل ہو، یہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑی خیانت ہے، ملت اور امت کے لئے غیرت ایک عام مسلمان کو بھی اسے قبول کرنے سے روکتی ہے چہ جائیکہ آپ جیسا عالم ایسی بات کرے۔

اس کے علاوہ مزید کئی دلائل موجود ہیں سو معاملہ آپ کے سامنے واضح ہے کہ بندہ ذاتی وجوہات کی بناء پر نہیں بلکہ ایک سوچ و فکر اور ایک عقیدہ کے تحت مخالفت کر رہا ہے وہ ایک ایسے شخص کی جسے دنیا بھر میں شریعت اسلامیہ کا ایک پختہ عالم تسلیم کیا جاتا ہے نصیحت کو ٹھکرا کر اپنی اعمال کو حتمی سمجھتے ہوئے اس متفقہ شخصیت کے کیڑے نکالنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے اور یہی خوارج کی سب سے بری عادت ہے

دعا ہے کہ اللہ میں دین حنیف کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین